اداریہ

المعارف کے زیر نظر شمارے کے انگریزی سیکشن میں پائیدار ٹیکنالوجی کے موضوع پر مسعود حسن صاحب کا ایک مقالہ شامل ہے، جو انہوں نے گذشتہ برس کے خلیفہ عبدالحکیم میموریل لیکچر کے طور پر ادارہ ثقافت اسلامیہ کی تقریب میں پیش کیا تھا۔ برسوں سے ادارہ ثقافت اسلامیہ، کم و پیش باقاعدگی کے ساتھ اپنے بانی ڈائریکٹر کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کی فکر کو نمایاں کرنے کی خاطر یادگاری خطبات کا اہتمام کرتا ہے۔ وطن عزیز کی کئی معروف علمی و ادبی شخصیات یہ خطبہ دے چکی ہیں۔ ان میں ڈاکٹر منظور احمد، احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر محمد خالد مسعود، ڈاکٹر عبدالخالق، ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، انتظار حسین، پروفیسر فتح محمد ملک، ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا، ڈاکٹر غزالہ عرفان، ڈاکٹر تحسین فراقی، آئی اے رحمان، محمد اکرام چغتائی، ڈاکٹر منور اے انیس اور کئی دیگر شخصیات شامل ہیں۔ ادارہ نے ان کے خطبات کا ایک مجموعہ، خطبات بیاد خلیفہ عبدالحکیم، 2015ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے آئندہ ایڈیشن میں انشاء اللہ زیر نظر خطبہ بھی شامل کیا جائے گا۔

معاشی، قدرتی اور سماجی وسائل کی کمی کا شکار ہونے کے سبب پسماندہ ملکوں کے لیے پائیدار ٹیکنالوجی کا مسئلہ زیادہ ہی اہمیت کا حامل ہے۔ اطمینان کا ایک پہلو البتہ یہ ہے کہ پاکستانی منصوبہ سازوں اور پالیسیاں بنانے والوں کو پائیدار ٹیکنالوجی کی ضرورت اور اہمیت کا احساس ہونے لگا ہے۔ چنانچہ یہ سنا جا رہا ہے کہ 2018ء تا 2023ء کے بارہویں پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کے ڈرافٹ کی تیاری میں پائیدار ترقی کے تقاضوں کو مرکزی حیثیت دی جا رہی ہے۔ نیشنل اکنامک کونسل نے اس ضمن میں صوبائی حکومتوں سے بھی کہا ہے کہ وہ پائیدار ترقی کے تقاضوں اور مقاصد کے حصول کے لیے ضلعی سطح پر بھی ادارہ جاتی میکانزم تشکیل دیں۔

پائیدار ٹیکنالوجی پائیدار ترقی کے خواب کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔اس کے مقاصد میں بھوک اور غربت کا خاتمہ، سماجی انصاف، بنیادی ضرورتوں کی تکمیل اور خوش حالی کو لے کر آنے والی معاشی ترقی شامل ہیں۔ ترقیاتی فکر کی یہ لہر 1970ء کی دہائی کے بعض ماہرین معاشیات کی یاد دلاتی ہے جو عوام کی فلاح و بہبود کو ترقی کی اساس قرار دیتے تھے۔ پاکستان کے ڈاکٹر محبوب الحق اس گروپ میں نمایاں مقام رکھتے تھے، جو یہ سمجھتا تھا کہ عوام کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے، ان کی تخلیقی صلاحیتوں اور توانائیوں کو آزاد کرنا لازم ہے۔

المعارف کے موجودہ شمارے میں تعلیم و تربیت کے مغربی فلسفوں کا جائزہ، ایک اور اہم مقالہ ہے جو اکل کوا، بھارت کے معروف جامعہ اسلامیہ اشاعت علوم سے تعلق رکھنے والے مولانا حذیفہ محمد دستانوی کے قلم سے ہے۔ہم نے یہ مقالہ اکوڑہ خٹک کے دارالعلوم حقانیہ کے ماہنامہ ''الحق'' کے ایک حالیہ شمارے سے، اس کی علمی اہمیت کے پیش نظر لیا ہے۔

المعارف کے مندرجات پر ہمیں قارئین کی آراء اور تاثرات کا انتظار رہے گا، جو بلا شبہ، اس علمی جریدے کا معیار بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔